وفیات

جانے والے جو واپس نہیں آئیں گے

حادثہ بہاولپور کے بعد مسلسل کئی غم انگیز واقعات رونما ہوئے۔

مولانا عبدالحق جنہوں نے ۱۹۴۷ء میں اکوڑہ خٹک کے مقام پر دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد ڈالی اور لاکھوں طلبہ دینی علم کے اس نورانی چشمے سے سیراب ہوئے۔ مورخہ ۷ ستمبر کو انتقال فرما گئے۔ انہی کی برکت سے رسالہ "الحق" کا اجرا ہوا، جس کے ایڈیٹر مرحوم کے صاحبزادے مولانا سمیع الحق ہیں۔ اس رسالے کا ایک خاص رنگ ہے اور رائج العام مدرسی اور مولویانہ سطح کے جرائد سے بالاتر ہو کر بہت مقبولیت حاصل کی اور اس کی تحریریں بہت مستند سمجھی جاتی ہیں۔ تہذیبِ جدید کے فتنوں اور ضلالت پسند گروہوں کی شرارتوں کو "الحق" دینی اور عقلی استدلال کی کسوٹی پر پرکھ کر دکھاتا ہے۔

مولانا ۱۹۸۵ء کے انتخاب میں کثیر التعداد ووٹوں کے ساتھ قومی ایوان میں پہنچے اور وہاں آتے ہی پہلا مبارک کام یہ کیا کہ شریعت بل داخل کیا، جسے ایوانِ بالا نے فوراً منظور کر لیا۔ مگر ایوانِ زیریں نے اس کا راستہ روک دیا۔ اس کے لیے مولانا عبدالحق نے دینی متحدہ محاذ کے ساتھ مل کر عوام میں تحریک پیدا کرنے کی جدوجہد کی۔ مگر شریعت بل کو روکنے والی اسمبلی کی جڑ ہی صدر ضیاء کے حکمِ خاص سے یکایک کٹ گئی۔

مولانا غلبۂ دین کی اس تحریکِ عام کے لیے ایک سرمایۂ قوت تھے جو پاکستان میں اوّل روز سے چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گراں قدر خدمات کو قبول فرما کر بخششوں سے نوازے اور ان کے اخلاف سینیٹر مولانا سمیع الحق، پروفیسر محمد الحق، حافظ انوار الحق اور مولانا اظہار الحق، نیز ان کے جمیع اہلِ خانہ اور اقربا و احبا کو توفیقِ صبرِ جمیل دے اور